سوال

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ میرے ایک جاننے والے ہیں جو راولپنڈی میں رہتے ہیں۔ ان کے بھائی کی شادی چند ماہ قبل ہوئی تھی اور انہوں نے شادی کے بعد کچھ زمین اپنی بیوی کے نام کی تھی۔ اب ان کی بیوی ان سے طلاق کا مطالبہ کر رہی ہے۔ اور لڑکے والے وہ زمین لڑکی کو نہیں دینا چاہتے۔ شریعت اس بارے میں کیا کہتی ہے کہ اگر خاوند حق مہر کے علاوہ اگر کوئی جائیداد بیوی کے نام کر دے تو طلاق کے وقت وہ اس سے واپس لے سکتا ہے؟

جواب

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اگر عورت اپنے شوہر کے ساتھ نہیں رہنا چاہتی اور وہ اس سے طلاق کا مطالبہ کر دیتی ہے تو اس صورت میں اس پر فرض ہے کہ وہ مہر سمیت خاوند کا سارا مال اسے واپس کر دے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

الطَّلاقُ مَرَّتانِ فَإِمساكٌ بِمَعروفٍ أَو تَسريحٌ بِإِحسانٍ وَلا يَحِلُّ لَكُم أَن تَأخُذوا مِمّا آتَيتُموهُنَّ شَيـًٔا إِلّا أَن يَخافا أَلّا يُقيما حُدودَ اللَّهِ فَإِن خِفتُم أَلّا يُقيما حُدودَ اللَّهِ فَلا جُناحَ عَلَيهِما فيمَا افتَدَت بِهِ تِلكَ حُدودُ اللَّهِ فَلا تَعتَدوها وَمَن يَتَعَدَّ حُدودَ اللَّهِ فَأُولـٰئِكَ هُمُ الظّالِمونَ [البقرة/229]

''طلاق (رجعی) دو مرتبہ ہے، اس کے بعد یا تو نیک نیتی کے ساتھ بیوی کو روک رکھو، یا بھلائی کے ساتھ اسے چھوڑ دو، اس صورت میں تمہارے لئے حلال نہیں کہ تم نے جو کچھ انہیں دے رکھا ہے اس میں سے کچھ واپس لو، الا یہ کہ ڈریں کہ وہ حدود اللہ کو قائم نہ رکھ سکیں گے۔ پھر اگر تم حدود اللہ کو قائم نہ رکھ سکنے سے ڈرو تو تم پر کوئی گناہ نہیں کہ عورت فدیہ دے کر (طلاق حاصل کر لے)، یہ اللہ کی حدود ہیں ان سے تجاوز نہ کرو، اور جو شخص حدود اللہ کو تجاوز کرے گا وہ لوگ ظالم ہیں۔''

سیدنا ابن عباس سے روایت ہے کہ ثابت بن قیس کی بیوی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ، میں اس کے دین واخلاق پر کوئی حرف نہیں رکھتی، مگر مجھے اسلام میں کفر کا اندیشہ ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ شکایت سنی تو فرمایا: اس کا باغ واپس کرتی ہو؟ اس نے مان لیا تو آپ نے ثابت کو حکم دیا کہ باغ لے لو اور اسے ایک طلاق دے کر الگ کر دو۔ (بخاری: 5273)

اگر عورت خلع کے عوض مہر سے زیادہ دینے کی پیش کش کر دے تو مرد کیلئے وہ لینا حرام نہیں ہے بلکہ حلال ہے، اسی لئے قرآن مجید نے آیت خلع میں فدیے کی حد بندی نہیں کی، اور سورۃ النساء کی آیت نمبر ۴ میں بھی عورت کی جانب سے دیا گیا مال لینا حلال رکھا ہے۔ امام احمد بن حنبل، امام اسحاق، شعبی، زہری، حسن، عطاء اور امام طاؤس کا موقف ہے کہ خاوند خلع کے عوض مہر سے زیادہ کا مطالبہ نہیں کر سکتا۔ [فقہ الحدیث: ۲/۱۹۴] لیکن اگر عورت اپنی خوشی سے مہر سے زیادہ کی پیش کش کرے تو سورۃ النساء کی آیت نمبر ۴ کی رو سے حلال اور جائز ہوگا، ممنوع نہیں۔ اور بعض علماء کا موقف یہ ہے کہ خاوند کی طرف سے مہر سے زیادہ کا مطالبہ قانوناً جائز ہے لیکن اخلاقاً اچھا نہیں ہے۔ لیکن یہ بات طے ہے کہ خلع کی صورت میں مہر کا مال خاوند کا ہے الا یہ کہ وہ سب چھوڑ دے یا اس سے کم پر آمادہ ہو جائے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

محدث فتویٰ کمیٹی